No. L. 89. Registered

اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے؁

نمبر (۹) مطبوعہ ۳ مارچ ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

حضور لارڈ کرزن نے سلطان مسقط کو ٹھیک کر دیا۔ حضور کی لیاقت پر ہزار آفریں؁

مدراس کے دیسی مسیحیوں نے بشپ مدراس کو الوداعی ایڈرس دیا۔ اور اُن کے کارہائے نمایاں کا شکریہ ادا کیا؁

لاہور میں ایک تحریک کی گئی ہے کہ یہاں کے متوفی لاٹ پادری کی یادگار کے لئے چندہ کھولا جائے کہ ہر دل عزیز اور لایق تھے؁

راجہ صاحب چمبہ نے ایک گرجہ بنانے میں مسیحیوں کی بہت مدد کی۔ پادری صاحبان کے جلسہ میں بنیادی پتھر اپنے ہاتھ سے رکھا؁

کونسل واضع آئین کا جلسہ ۳ مارچ کو کلکتہ میں ہوگا۔ فیصلہ پنچایتی کا قانون جلد پاس ہوگا اور یکم جولائی سے اُس پر عملدرآمد کیا جاویگا؁

کراچی اور بمبئی میں ابھی تک طاعون بڑے زور پر ہے۔ راہوں میں بھی طاعون اب تک پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ایک تازہ واردات پھر ہوئی ہے؁

پنجاب میں حاجیوں کی روانگی کا موسم ختم ہوگیا عبداللہ پور میں اُن کے معاینہ کا کمپ تھا وہ اب بند کر دیا گیا ہے؁

مقدمہ قتل در قتل پونا میں واسدیو۔ رانیڈے نے قبول کیا کہ مسٹر رینڈ و لفٹنٹ ائرسٹ کو قتل کیا تھا۔ کل کارروائی مسلسل با تشریح ظاہر کی بمطلق نہ کانپے۔ دراوڑ بھائیوں کو بھی قتل کیا۔ تینوں کو مارنا تھا لیکن افسوس کہ ایک بچ گیا۔ ملزموں نے اظہاروں کو سنکر بخوشی دستخط کر دئے اور وہ سشن سپرد کئے گئے اور حوالات میں لئے گئے؁

سر راجہ امر سنگھ کلکتہ کو گئے کہ کشمیر ریلوے کے نقشے بخدمت حضور وایسرائے پیش کریں؁

نائب وزیر جنگ نے برٹش سپاہ کے اضافہ کے لئے جنگی تخمینہ جات اجلاس پارلیمنٹ میں پیش کئے۔ تعداد سپاہ ۹۹۳۰ بڑھائی گئی اور ہندوستان کی فوج مزید برآں ہے؁

اسپی و میدانی توپخانہ کی گل باٹریاں بسرعت و آسانی اضافہ ہو رہی ہیں اور سب تیزی سے فیر کرنیوالی بنائی جاتی ہیں؁

پارلیمنٹ میں خرچہ مہم سوڈان کی تعداد پوچھی گئی اور برٹش نایب وزیر جنگ نے جواب دیا کہ برٹش خزانہ کو مہم ہذا میں ۲۱۵۰۰۰ پونڈ دینا پڑا اور یہہ رقم قطار خزانہ مصر کی طرف سے دام دام واپس لیجاویگی؁

پنجاب گورنمنٹ سرحدی خدمات کے لئے خاص افسران کو مقرر کرنا چاہتی ہے جو پنجاب کمیشن سے لئے جاویں گے اور جو صاحبان خوشی خاطر سے یہہ خدمت دینا چاہتے ہوں اُن کو درخواستیں بھیجنے کا حکم دیا گیا؁

خان قلات نالایق پایا گیا۔ ایک لاکھ ماہوار پاتا ہے۔ ممکن ہے کہ معزول کیا جائے۔ اُس نے اپنی فوج موقوف کر دی۔ بد انتظامی کا دور دورہ ہے؁

معزول خاں کا چھوٹا بیٹا اعظم جان قلعہ ہوائی

ایڈیٹوریل نوٹس

پادری - ای - ایم - ویری صاحب - ڈی - ڈی - ایڈیٹر
پادری ایچ - گولکناتھ صاحب - پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ
پادری طالب الدین صاحب بی - اے - پادری پی - سی - اوپل صاحب ایڈیٹرز

مسز انی بسنٹ صاحبہ کے لکچر پر ایک سرسری نظر

میڈم صاحبہ نے ۱۹- فروری کو سناتن دھرم سبھا لاہور میں دوران لکچر میں فرمایا کہ "بھارت ماتا نے یہہ دیکھکر کہ اب اُس کی سنتان ہندو دھرم کو محض دل لگی اور قابل نفرت سمجھتی ہو اپنی یہاں کی چند سنتانوں کو یوروپ اور انگلینڈ میں جنم لینے کے لئے بھیجدیا تاکہ وہ یورپ کا جامہ اور جسم لیکر ہندوؤں کی شرم دور کریں جو اپنے دھرم کرم کی پالنا کرنے میں اُن کو دامنگیر ہو رہی ہو" یہہ تقریر نہایت زور سے اِس بات کو بخوبی ثابت کر رہی ہو کہ اہل ہنود خود اپنے مذہب کی کمزوری اور نقص کو جانتے ہیں اور اب نوبت یہاں تک آپہنچی ہو کہ اُس کو نفرت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں - ہرچند کہ میڈم صاحبہ مسئلہ تناسخ کا ہیر پھیر دکھاکر اُن کو جراٗت دلانا چاہتی ہیں مگر تعلیم کی روشنی نے اُن کے ذہن نشین کر دیا ہو کہ تناسخ کی تعلیم ایک بازیچہ طفلاں ہو ؛

پھر آگے چلکر آپ فرماتی ہیں کہ "آج کل انگریزوں میں راستی صداقت دولت و اقبال موجود ہی لہذا دیو کو یہہ مناسب معلوم ہوا کہ قوم انگریز میں چند ہندو مذہب کے بھگت پیدا کرے تاکہ اُن کو مہا دیو کے مندر کے آگے سر جھکاتے دیکھکر ہندو لوگ مہادیو کی پرستش کرنے سے نہ شرماویں - کیونکہ دیسی لوگ یورپین کی نقل کرنے کو اپنی لیاقت کا معیار سمجھتے ہیں" یہہ بات صحیح ہو کہ اب لاکھوں اہل ہنود مہادیو کے مندر کے آگے سر جھکانا پسند نہیں کرتے اور جو لوگ مہادیو کی پرستش کرتے ہیں تعلیم یافتہ اہل ہنود اُن کو تمسخر میں اُڑاتے ہیں اور اسی سبب سے میڈم صاحبہ کے وعظ کا اثر اُن پر نہیں ہوگا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ صرف ایک میڈم صاحبہ کی شہادت پر پتھر کی مورت پر کیونکر ایمان لے آئیں جبکہ کروڑوں یوروپین باواز دہل مہادیو کی مورت کو ایک عام پتھر سے زیادہ وقعت نہیں دیتے یہاں تک کہ آریہ سماج اور برہم سماج اور نئی نئی سوسائٹیاں جو اُسی مذہب سے نکلی ہیں زور شور سے مہادیو کی پرستش کو لغو اور بیہودہ قرار دیتی ہیں ؛

ریویو

آرتھر براند رتھ صاحب کی عربی گرامر موسومہ مراٗت نظام قادری جس کو براند رتھ میموریل کمیٹی گوجرانوالہ نے حسب ایماے حکام اعلیٰ سررشتہ تعلیم پنجاب شایع کیا ہو - نہایت عمدہ کتاب ہو - علم عربی سیکھنے کے لئے طالب علموں کو بہت مشکلیں پیش آتی تھیں کیونکہ اِس زبان کی قواعد کی کتابیں عموماً فارسی اور عربی زبانوں میں تھیں جن کا مطالعہ کرنا اسکولوں اور کالجوں کے طلبار کے لئے بہت مشکل تھا کیونکہ موجودہ زمانہ میں کالجوں اور اسکولوں کی تعلیم میں بہت مضامین شامل ہیں - انگریزی - فارسی - ریاضی - تاریخ جغرافیہ وغیرہ وغیرہ اِس قدر مضامین ہیں کہ بیچارے طالب علم یاد کرتے کرتے تھک جاتے ہیں - ایسی حالت میں قواعد عربی کا پڑھنا ذرا دقت طلب معلوم ہوا کرتا تھا - یونیورسٹیوں نے اِس دقت کو محسوس کرکے قواعد عربی کے متعلق چند کتابیں اُردو میں شایع کیں مگر پھر بھی ایسی کتابوں کی ضرورت برابر محسوس ہوتی چلی آتی تھی - اِس کتاب نے انگریزی خوانوں پر بڑا احسان کیا ہو - زبان عربی کا سیکھنا اُن کے لئے بہت آسان بنا دیا ہو - اب اُستادوں کو وقت معینہ میں تمام قواعد پر عبور کرانے کی نسبت دقتیں پیش نہیں آئیں گی - جن باتوں کو طلبا ایک عقدہ سمجھ رہے تھے وہ حل ہوگئی ہیں - اب جو طالب علم عربی زبان سیکھنے کا شایق ہوگا وہ جلد استعداد حاصل کریگا ؛

یہہ بات قطعی طے پائی ہو کہ حضور وایسراے ۶-۱ اپریل کو رونق افروز شملہ ہونگے ؛

ایم لوبٹ جدید پریسیڈنٹ فرانس منتخب ہوئے اِس سے پہلے بھی وزیر اعظم فرانس کے منصب کو زینت دے چکے ہیں - یہہ بڑے تجربہ کار ضرور ہیں - لیکن مرحوم پریسیڈنٹ فار میں خاص خوبی یہہ تھی کہ وہ زار روس سے ذاتی دوستی رکھتے تھے اور اس وقت تمام یورپ میں روس ہی ایک طاقت ہی جس کی تقلید کرنا فرانس نے اپنی فارن پالیسی کا اصل اصول قرار دے رکھا ہو ؛

کاغذونکا محل - روس کے ایک دولتمند نے اپنے لئے ایک محل بنوایا ہی جو محض کاغذ کا ہی - اُسکے سولہ کمرے ہیں - اِس گھر کو امریکہ کے ایک انجینیر نے نیویارک میں اَسی ہزار روبل کے خرچ سے طیار کیا اور اب وہاں سے منگواکر روس میں کھڑا کیا گیا ہو -

مسیح جی اُٹھا ہی

یسوع مسیح کا مردوں میں سے جی اُٹھنا مسیحی مذہب کی بنیاد بلکہ جان ہی۔ دوسرے الفاظ میں اسی مطلب کو اسطرح ادا کرسکتے ہیں کہ اگر وہ انجیل کے دعوی کے مطابق جی اُٹھا ہی تو مسیحی مذہب سچا ہی۔ ورنہ جھوٹا ہی۔ ہم یہاں یہہ دکھانا چاہتے ہیں کہ یہہ واقع تواریخی شہادت پر قایم ہی۔ اور اس سے ہماری یہہ غرض ہی کہ جنہوں نے اُسے اب تک قبول نہیں کیا وہ اُسے اپنا زندہ اور نجات دہندہ سمجھکر قبول کریں۔ اور جو اُسے قبول کئے ہوئے ہیں وہ ان سطور کو پڑھکر تازگی اور سرگرمی پائیں۔

یورپ کے تمام محقق جن میں مخالف اور موافق سب شامل ہیں مفصلہ ذیل باتوں کو مانتے ہیں۔

(۱) کہ یسوع مسیح اٹھارہ سو برس کا عرصہ ہوا اِس دنیا میں موجود تھا۔ اور کہ بہت سے لوگوں نے اُس کی پیروی اختیار کی اور وہ رومیوں کے عہد میں صلیب پر کھینچا گیا۔

(۲) اور کہ چاروں انجیلیں دوسری صدی کے اوایل میں رایج ہوچکی تھیں۔

(۳) پولوس کے خطوط رومیوں۔ قرنتیوں اور گلاتیوں کو مسیح کے مصلوب ہونے کے ۲۰ برس بعد بلکہ اس عرصہ کے اندر اندر لکھے جاچکے تھے۔

(۴) اور کہ پہلی صدی کے خاتمہ سے پیشتر مسیحی کلیسیائیں تمام رومی عملداری میں قایم ہوچکی تھیں۔

اب سوال یہہ برپا ہوتا ہی کہ یہہ مسیحی مذہب جو صدیوں سے زندہ چلا آیا ہی اُس کی زندگی اور قایم رہنے کا کیا سبب ہی۔ کیونکہ جو کچھ اُس کے بانی کی تجویزیں اپنے مذہب کو فروغ دینے کی نسبت تھیں وہ اُس کی موت کے ساتھ فوت ہوگئیں اور اُس کے جنازے کے ساتھ قبر میں گاڑی گئیں اور اُس کے شاگرد جن پر مذہب کو پھیلانے کی توقع کی جاتی تھی اُسے مُردہ دیکھکر اور ایک عرصہ کے لئے مایوس ہوکر اپنے اپنے گھر لوٹ گئے اور اپنے پُرانے کاروبار میں جا لگے۔ ہاں ایک عرصہ کے لئے مسیح کے مرجانے کے بعد دنیا کو اور اُس کے شاگردوں کو یہہ معلوم ہوتا تھا کہ یہہ نیا فرقہ جس کا بانی ایک نجار کا لڑکا تھا جو لمبے لمبے وعدے اور دعوی کیا کرتا تھا اب خاتمہ کو پہنچ چکا لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ تھوڑے ہی عرصہ کے بعد وہ جن کی ہمت ٹوٹ گئی تھی اور حوصلہ پست ہوگئے تھے نئی زندگی اور سرگرمی حاصل کرتے اور اپنی جانوں کو معرض خطر میں ڈالکر یسوع مسیح کی زندگی بخش موت کی تعلیم دیتے۔ اِس کا کیا بھید ہی؟ اگر ہم یہہ سوال اُن سے پوچھیں تو وہ یہہ جواب دیتے ہیں کہ ہمارے جوش اور تازگی کا یہہ باعث ہی کہ وہ جسے ہم مُردہ سمجھے ہوئے تھے مُردہ نہیں بلکہ زندہ ہی وہ جی اُٹھا ہی اور آسمان پر باپ کے دہنے بیٹھا ہی۔ اب اگر ہم اُن کی بات کو نہ مانیں تو ہم پر لازم ہی کہ ہم اپنی طرف سے کوئی وجوہات پیش کریں جن کے سبب سے یسوع مسیح کے شاگردوں میں جو اُس کی موت کو دیکھکر مایوس۔ پست ہمت اور شکستہ دل ہوگئے تھے از سر نو جان آئی اور اُنہوں نے اُس کی موت اور جی اُٹھنے کی منادی شروع کی۔ جہاں تک ہم دیکھ سکتے ہیں ہم کو یہی معلوم ہوتا ہی کہ اس فرقہ کا نئی زندگی پانا یسوع مسیح کی نئی اور جلالی زندگی پانے پر مبنی ہی۔ اُس کے بعد کوئی ایسا پیشوا اور لیڈر نہ تھا جو اپنے جوش وخروش یا جادو بیانی سے اُن قالبوں میں جن میں سے امید کا دم نکل چکا تھا پھر جان ڈالتا اور مسیحی مذہب کے پھیلانے میں کامیاب نکلتا۔ کیونکہ وہ جس پر اُن کا بھروسہ تھا۔ جسے وہ طاقت اور قدرت کا سرچشمہ سمجھتے تھے۔ جس نے اپنی بادشاہت کی وسعت اور رونق اور جلال کے نقشے اُن کو کھینچ کر دکھائے تھے جب وہی مرگیا اور اُس کے بیرونی جلال کا ایک پرتو تک بھی کبھی اُنہوں نے نہ دیکھا۔ بھلا وہ ایسے مُردے کی قبر پر کھڑے ہوکر کون سی ایسی بات آیندہ کے لئے دیکھتے تھے جو اُن کو یہہ اشتعال دیتی کہ تم اپنی پُر مُردگی اور کاہلی کو چھوڑو اور نئی زندگی سے بھرجاکر یسوع کی صلیب کی منادی کرو؟ ہمیں ماننا پڑتا ہی کہ اگر یسوع مسیح اپنی موت کے بعد کسی نہ کسی طرح اُن پر یہہ ظاہر نہ کرتا کہ میں مرنے کے بعد بھی زندگی اور طاقت کا سرچشمہ ہوں۔ مرنے کے بعد بھی قبر کا زور مجھ پر کچھ نہیں چلتا بلکہ میں زندہ ہوں اور تمہاری مدد کرنے کو تیار۔ ہاں اگر وہ اس طرح اپنے تئیں اُن پر ظاہر نہ کرتا اور اگر یہہ شاگرد اُس کی نسبت ایسا اعتقاد نہ رکھتے تو مسیحی مذہب بھی ساتھ ہی مرجاتا اور کبھی زندہ نہ ہوتا۔ ہاں ہمیں کم از کم اتنا ماننا پڑتا ہی اور مسیحی مذہب کے مخالف بھی اتنا مانتے ہیں کہ خواہ یہہ بات صحیح ہو یا نہ ہو۔ خواہ شاگردوں کے خیالات اور دماغ کی کمزوری نے مسیح کے مرنے کے بعد ایک خیالی مسیح کی شکل اُن کے سامنے کھڑی کردی ہو۔ تاہم اس میں شک نہیں کہ وہ اپنے دل اور ایمان سے اس بات کے قایل تھے کہ وہ مُردوں میں سے جی اُٹھا ہی۔

اب ہم یہی دکھانا چاہتے ہیں کہ یہہ شاگرد اور اُن کے ساتھ قدیم مسیحی نہ صرف مسیح کے جی اُٹھنے کو تہہ دل سے سچ جانتے تھے بلکہ اُن کا اعتقاد ایک حقیقی واقعہ پر مبنی تھا۔

ہم پہلے دیکھیں گے کہ تواریخی شہادت اس بارے میں کیسا زور رکھتی ہی۔ اناجیل کی گواہی نہایت مضبوط اور معتبر ہی مگر اس جگہہ ہم انجیلوں کی گواہی کو چھوڑ کر پولوس رسول کی گواہی پیش کرنا چاہتے ہیں مگر قبل اس کے کہ ہم اس گواہی کو ناظرین کے سامنے

لائیں ہم پولوس اور پولوس کی تصانیف کی نسبت چند باتیں لکھنا چاہتے ہیں۔

یہہ شخص جیسا آپ لوگوں کو معلوم ہی مسیحی مذہب کا سخت دشمن تھا۔ اُس نے کئی مسیحی گھرانوں کو ویران اور کئی خاندانوں کو تباہ کیا۔ اُس کے ہاتھ سے سیکڑوں بچے یتیم اور بیشمار جوروان رانڈ ہوئیں۔ مسیحی مذہب کو تباہ کرنا گویا وہ اپنا مذہبی فرض سمجھتا تھا۔ اور یہہ شخص کوئی ایسا ویسا آدمی نہ تھا۔ صاحب خاندان۔ صاحب عزت۔ صاحب عقل آدمی تھا۔ اِس کا یکا یک اپنی مخالفت کو چھوڑ کر مسیح کے نام کا مطیع اور فرمانبردار بنجانا اور اُس کی راہ میں اپنی جان کو دیدینا ایک ایسا عقدہ ہی جس کو اور کوئی شخص حل نہیں کر سکتی سوائے اُس سیدھے اور سچے بیان کے جو وہ خود پیش کرتا ہی۔ کہ میں نے مسیح کو زندہ دیکھا اور اپنی رسالت کا عہدہ اُس سے پایا۔

پولوس کی تصانیف خطوط کی صورت میں مروج ہیں۔ اور جو تواریخی شہادت ہمعصر خطوط سے پیدا ہوتی ہی وہ ایسی معتبر اور پُرزور سمجھی جاتی ہی کہ عام کتابیں تواریخ کی اُس پایہ کو نہیں پہنچتیں۔ مثلاً سسرو مشہور رومی کے خطوط لیجیئے اور دیکھیے کہ یوروپ کی قومیں اُن کی کیسی قدر کرتی ہیں۔ کیوں؟ اِس لئے کہ وہ اُس زمانہ کے حالات کا جس میں سسرو موجود تھا ایک آئینہ ہیں۔ جو واقعات اُس کے زمانہ میں سرزد ہوئے اور وہ اسباب جنہوں نے اُن واقعات کو پیدا کیا اور وہ لوگ جو اُن واقعات کے ساتھ علاقہ رکھتے تھے وغیرہ اِن سب باتوں کا حال کہیں تفصیلاً کہیں اجمالاً۔ کہیں وضاحت کے ساتھ اور کہیں حوالوں اور اشاروں سے۔ اور کہیں اِن واقعات کے متعلق۔ حالانکہ ارادہ مصنف کا اِن واقعات کی نسبت کچھ کہنے کا نہیں ہوتا پھر بھی ایسی باتیں سلسلہ تحریر میں خودبخود لپٹی ہوئی چلی آتی ہیں کہ جو کچھ اور تواریخی کتابوں سے اِن واقعات کی بابت معلوم ہوتا ہی۔ وہ اُس پر ایسی روشنی ڈالتی ہیں کہ اُس کی صحت اور سقم کی کیفیت سب کھل جاتی ہی۔ زمانہ حال کے مورخ اِس قسم کے خطوط کی ایسی قدر کرتی ہیں کہ وہ ہمیشہ اُن کی تلاش میں رہتے۔ تواریخ کی کتابیں بعض بعض اوقات طرفداری اور تعصب سے لکھی جاتی ہیں۔ لیکن اِس قسم کے خطوط میں جو عوام کی نظر کے لئے نہیں ہوتے اتفاقیہ اشارات موجودہ واقعات کی نسبت آجاتے ہیں جو جھوٹ اور سچ کے پہچاننے کے لئے معیار ہوتے ہیں۔ پولوس کے خطوط اِس بات کے لئے اعلیٰ قسم کے ہیں۔ دیکھیے وہ مسیح کے جی اُٹھنے پر کیا شہادت دیتے ہیں۔

یوروپ کے محقق جنہوں نے اِس قسم کی تحقیقات میں اپنی عمر کا تمام وقت صرف کردیا (اور ہم اُن کا ذکر کرتے ہیں جو انجیل کے الہامی ہونے کے قایل نہیں)۔ اس بات پر متفق الرائے ہیں کہ پولوس کے خطوط رومیوں اور قرنتیوں (پہلا اور دوسرا دونوں) اور گلاتیوں کو اصلی ہیں۔ یعنے اس نے اِن خطوں کو اپنے قلم سے خود لکھا۔ اور وہ اِس بات پر بھی متفق ہیں کہ یہہ خط مسیح کی صلیب کے بعد ۳۰ برس کے اندر اندر لکھے گئے پس ہم اِن خطوط کی وساطت سے پولوس کے زمانہ میں پہنچ جاتے ہیں اور اِن کے ذریعہ سے لکھنے والے اور اُن کے ساتھ جن کو وہ لکھے گئے ملاقات کرتے ہیں۔ ہاں یہہ خط ہمارے سامنے لکھنے والے کی ایک زندہ تصویر کھینچ دیتے ہیں۔ وہ ہم کو بتاتے ہیں کہ وہ کیا کرتا تھا۔ کن باتوں کی نسبت سوچتا تھا اور کن باتوں کو مانتا تھا اور وہ ثابت کرتے کہ اُن کا مصنف ایک ایسا شخص تھا جس کی سچائی شک و شبہ کے دائرہ سے باہر ہی۔ اب یہہ چاروں خط ایک ایسے عمر کے اندر تحریر ہوئے جسمیں مورخ کی یادداشت میں کسی طرح کا فرق نہیں آتا اور ایک ایسے شخص کے قلم سے تحریر ہوئے جو پہلے سخت مخالف تھا مگر بعد میں حقیقت سے آگاہ ہوکر جان نثار خادم بنا۔

کیا ہم اُن عجیب و غریب باتوں کو جو ہماری حین حیات میں واقع ہوتی ہیں بھول جاتی ہیں۔ جو لوگ غدر کے زمانہ کے اب تک زندہ ہیں۔ جب ہم اُن سے (باوجودیکہ اِس ہولناک واقعہ کو ظہور میں آئے قریباً پچاس برس گزر چکے ہیں) میوٹنی کے حالات دریافت کرتے ہیں۔ وہ اُن کو ایسی صفائی اور رقت اور جوش سے بیان کرتے ہیں کہ گویا وہ کل واقعہ ہوئے ہیں اور جب ہم اُن کے بیانات کو تواریخی کتابوں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں تو کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا بلکہ زیادہ مفصل حالات ہم پر ظاہر ہوجاتے ہیں۔

پولوس کے خط مسیح کے مصلوب ہونے کے بعد بہت تھوڑے ہی عرصہ میں تحریر ہوئے اور یہہ یاد رکھنے کے قابل بات ہی کہ وہ مسیح کے صلیب پر چڑھنے کے کوئی پانچ یا چھ برس بعد مسیح کا پیرو بنا۔ اور آپ خیال کرسکتے ہیں کہ اِس ایذا رساں مخالف نے کس قدر خبرداری اور تجسس کے ساتھ مسیحیوں کے اعتقادات کی تحقیقات کی ہوگی۔ اگر اس کو کسی بات میں کچھ بھی فرق نظر آتا تو وہ اُسے ظاہر کردیتا اور مسیحیوں کو اُن کے فریب اور دھوکے کے سبب سے سخت شرمندہ کرتا۔ لیکن اُس کے خطوط کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ نہ صرف اس کو تواریخی واقعہ سمجھتا ہی بلکہ مسیحی مذہب کی زندگی اور تازگی کی بنیاد جانتا ہی۔ مثلاً ۱۔ قرنتی باب ۱۶ میں وہ صاف لکھتا ہی کہ اگر مسیح کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا درست اور صحیح نہیں تو مسیحی مذہب جھوٹا او

سراسر دھوکا ہی۔

پولوس اپنے خطوط میں اِس واقعہ کی نسبت ایسے طور پر لکھتا ہی جس سے ظاہر ہوتا ہی کہ نہ صرف اُسی کو مسیح کے جی اُٹھنے میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں ہی بلکہ جن کو وہ لکھتا ہی اُن کی بابت بھی اُس کو یہہ پختہ یقین ہی کہ وہ بھی مسیح کے جی اُٹھنے کو اُس کی مانند سچا جانتے ہیں۔ ایسے اتفاقیہ اشارے جن سے یہہ بات ظاہر ہوتی ہی اُس کے خطوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ اب ایسے ایسے اشاروں کی نسبت اور کوئی ثبوت زیادہ پختہ اور قابلِ قدر نہیں ہوتا۔

مگر ماسوائے اِن اشاروں کے اور کئی خاص باتیں پائی جاتی ہیں جو اِن اشارات کو جو مسیح کے جی اُٹھنے نسبت اتفاقیہ طور پر آجاتے ہیں اور بھی زیادہ زور آور بنا دیتی ہیں۔ مثلاً قرنتیوں کا خط پہلے لیجئے۔ اُس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ قرنتھ کی کلیسیا میں کئی متفرق فرقے پائے جاتے تھے۔ ایک فرقہ اپاس کو مانتا تھا اور دوسرا پطرس کو اور تیسرا مسیح کا فرقہ کہلاتا تھا۔ ماسوائے اِن کے ایک اور فرقہ تھا جو پولوس کا دم بھرتا تھا۔ بہت سے لوگ اِس کلیسیا کے پولوس کے مخالف تھے اور بعض تو اُس کی رسالت کے بھی انکاری تھے۔ مگر باوجود اِس تفاوت اور تخالف کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مسیح کے جی اُٹھنے کی بابت اُن سب کی رائے ایک تھی۔ مثلاً وہ اُن کو جو اُس کی رسالت کے منکر تھے یہہ لکھتا ہی "کیا میں نے مسیح کو نہیں دیکھا"؟ اب ہم اِس جگہہ یہہ ثابت نہیں کرتے کہ اُس نے مسیح کو ضرور دیکھا پر ہمارا مطلب پولوس کے سوال کو اقتباس کرنے سے یہہ ہی کہ ہمارے ناظرین پر یہہ بات ظاہر ہوجائے کہ جن مخالفوں کو وہ لکھ رہا ہی وہ بھی مسیح کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے قایل ہیں کیونکہ اگر وہ اِس بات کے قایل نہ ہوتے تو پولوس کا یہہ سوال جو اُس کے دعویٰ رسالت کا گویا ایک ثبوت تھا اُن کے نزدیک کیا وقعت رکھتا۔ کیونکہ جو مر کے زندہ نہیں ہوا وہ انسانی جسم کے ساتھ کب دکھائی دے سکتا ہی؟ قرنتی مانتے تھے کہ مسیح جی اُٹھا ہی۔ اور اُس کے بہت سے شاگردوں نے اُسے دیکھا ہی اور اب بھی وہ اپنے جسم کے ساتھ زندہ ہی اور اگر چاہے تو اپنے تئیں اپنے بندوں پر آشکارا کر سکتا ہی۔ پس اُن کے اِس اعتقاد کے بموجب پولوس اُن کو اپنی رسالت کا یقین دلاتا ہی۔ گویا وہ یہہ کہتا ہی۔ اگرچہ میں اُس کے مصلوب ہونے سے پہلے اُس کے ساتھ نہیں رہا۔ پر میں نے اُس کو اُس کے جی اُٹھنے کے بعد جس عجیب وقوعہ کے تم بھی قایل ہو دیکھا اور اُس سے اپنی رسالت کا عہدہ پایا اور اپنی رسولی خدمات کے متعلق ساری ہدایات اُس سے حاصل کی ہیں۔

گلاتیوں کے خط کی گواہی اِس سے بھی زیادہ زور آور ہی۔ اِس کلیسیا کے شُرکا نہ صرف اُس کی رسالت کے قایل نہ تھے بلکہ اُس کی تعلیمات کے برعکس مسایل کو مانتے تھے۔ مگر بااینہمہ وہ یسوع مسیح کے جی اُٹھنے کو پولوس کی طرح سچا جانتے تھے چنانچہ پولوس اِس بات کی نسبت ایسی دلیری اور اعتبار کے ساتھ لکھتا ہی جس سے ثابت ہوتا ہی کہ وہ اِس بات کو خوب جانتا ہی کہ جس طرح میں مسیح کے جی اُٹھنے کو مسیحی مذہب کی بنیاد سمجھتا ہوں اُسی طرح یہہ لوگ بھی سمجھتے ہیں۔ چنانچہ وہ اِس خط کے شروع ہی میں یہہ لکھا ہی "پولوس جو نہ آدمیوں سے۔ نہ آدمیوں کے وسیلے سے بلکہ یسوع مسیح اور خدا باپ سے جس نے اُس کو مُردوں میں سے جلایا رسول ہی۔۔۔۔ میں تعجب کرتا ہوں کہ تم اتنی جلدی اُس سے جس نے تمہیں مسیح کے فضل میں بُلایا پھر کے دوسری انجیل کی طرف مایل ہوئے سو وہ دوسری تو نہیں مگر بعضے ہیں جو تم کو گھبراتے ہیں اور مسیح کی انجیل اُلٹ دینی چاہتے ہیں۔ لیکن اگر ہم یا آسمان سے کوئی فرشتہ سوا اُس انجیل کے جو ہم نے تمہیں سُنائی دوسری انجیل تمہیں سُنائے سو ملعون ہو"۔ اِن الفاظ کے پڑھنے سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اگر پولوس اور گلاتیہ کے مسیحیوں میں مسیح کے جی اُٹھنے کی نسبت موافقت نہ ہوتی تو ایسے سخت اور پُرزور الفاظ کا استعمال کرنا لکھنے والے کی حماقت پر دلالت کرتا۔

مگر اِس خط میں نہ صرف پولوس اور گلاتی مسیحیوں کی شہادت مسیح کے جی اُٹھنے کی نسبت پائی جاتی ہی بلکہ دو اور کلیسیاؤں کی شہادت بھی موجود ہی یعنے انطاکیہ اور یروشلم کی کلیسیاوں کی۔ انطاکیہ غیر قوم مسیحیوں کی بڑی جگہہ تھی اور یروشلم یہودی عیسائیوں کی۔ پولوس کے مخالف یہودی مسیحی تھے جو یہہ دعوی کرتے تھے کہ ہم پطرس اور یعقوب کے پیرو ہیں۔ اب پولوس اِس خط کے دوسرے باب میں بیان کرتا ہی کہ میری تعلیم اور اِن دونوں بزرگوں کی تعلیم میں سرِ مو فرق نہیں۔ بلکہ سراسر موافقت پائی جاتی ہی۔ اب آپ خیال کر سکتے ہیں کہ یہہ دونوں شاگرد نہ صرف اتنا ہی کہتے ہونگے کہ مسیح جی اُٹھا ہی بلکہ اس کے ساتھ یہہ بھی کہ ہم نے خود اُسے زندہ دیکھا ہی اور اُن کے اِس خیال اور دعوی میں یروشلم کی تمام یہودی کلیسیا بھی جس کے وہ رکن تھے متعلق ہوگی۔ اور اسی باب سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ انطاکیہ کی کلیسیا بھی جس وقت پولوس اور پطرس یہاں آئے مسیح کے جی اُٹھنے کو ایک سچا واقعہ مانتی تھی۔ علاوہ بریں یہہ نتیجہ بھی نکلتا ہی کہ اِس موقعہ پر خود پطرس نے مسیح کے جی اُٹھنے پر شہادت دی ہوگی۔

اب اِن تمام باتوں کے ملاحظے سے بخوبی روشن

ہو جاتا ہی کہ مسیح کے جی اُٹھنے کا عقیدہ ایک ایسا عقیدہ ہی جو مدتوں کے بعد گھڑا نہیں گیا۔ بلکہ جب سے کلیسیا قایم ہوئی تب سے یہہ عقیدہ چلا آتا ہی۔ بلکہ یوں کہنا چاہئے کہ جب سے یہہ عقیدہ ہی تب سے کلیسیا ہی۔ اب دیکھیے کہ رومیوں کا خط کیا گواہی دیتا ہی۔ مخالف لکھ سکتا ہی کہ کرنتھیوں اور گلاتیوں کی کلیسیائیں پولوس کی قایم کی ہوئی تھیں۔ لہذا اگر ان کلیسیاؤں کے شرکا پولوس کی تعلیمات کو مانتے ہوں تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ لیکن رومیوں کی کلیسیا کی نسبت کوئی ایسا اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ اُس نے اس کلیسیا کو اپنے خط کے لکھنے سے پیشتر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اور یہہ بھی یاد رہے کہ شہر روم پایہ تخت تھا جہاں ہر قسم کے خیالات کے مسیحی آتے جاتے تھے۔ لیکن پولوس اُن کو بھی ایسے طور پر لکھتا ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ جس طرح وہ مسیح کے جی اُٹھنے کا قایل ہی اُسی طرح رومی کلیسیا کے مسیحی بھی اُس کو مانتے ہیں۔ وہ اس بات کے ثابت کرنے کے لئے اُن کو کوئی ثبوت نہیں دیتا۔ بلکہ یوں لکھتا ہی کہ گویا طرفین اُس کی صداقت اور سچائی کو مانے ہوئے ہیں۔ چنانچہ وہ اُن کو اس خط کے شروع میں لکھتا ہی۔ "اپنے بیٹے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے حق میں جو جسم کی نسبت داؤد کی نسل سے ہوا مگر مقدس روح کی نسبت قدرت کے ساتھ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد خدا کا بیٹا ثابت ہوا" تمام خط میں مسیح کے جی اُٹھنے کی تعلیم پھیلی ہوئی ہی اب ہم نے ثابت کر دیا کہ صلیب پانے کے بعد کوئی اٹھائیس برس کے عرصہ کے اندر اندر مسیح کے جی اُٹھنے کی تعلیم تمام کلیسیاؤں میں مروج تھی اور مسیحی مذہب کی تازگی اور زندگی کی جڑ اور جان یہی بات تھی۔

امید ہی کہ ہم اس مضمون پر اور بھی لکھیں گے اور پولوس کی گواہی کا باقیماندہ حصہ ہدیہ ناظرین کر کے اُن فلسفانہ اعتراضات کا جو مسیح کے جی اُٹھنے پر کئے گئے ہیں جواب دینگے۔

راقم

پادری طالب الدین۔ ازنخاخیر

خوفناک پھندا

مندرجہ بالا ہیڈنگ کا مضمون آریا پترکا مطبوعہ ۲۸- جنوری ۱۸۹۹ء کمترین کی نظر سے گزرا۔ جس کو اختصار کے طور پر نقل کر کے اس کا جواب ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہی۔ راقم مضمون نے کسی بیچارے برہا ہندو عیسائی فقیر کی نسبت جس نے سنیاسی فقیروں کے طور پر اپنے کپڑوں کو رنگدار بنا کر اور ہاتھ میں تونبہ لیکر اپنی بود و باش کو اختیار کر لیا۔ اور دریائے نربدا پر بشپ ناگپور کی مہربانی سے ایک مٹ بھی بنوا لیا ہی۔ یہہ تمام مضمون لوگوں کو اس کے اور مشنری صاحبان کے فریب سے بیدار کرنے کے لئے لکھا ہی۔

اوّل۔ آپ فرماتے ہیں کہ مشنری صاحبان کی انجیلی اشاعت کی کوششیں جو آج کل کی جاتی ہیں بالکل ناکامیاب رہتی ہیں۔

دوم۔ اگر غور سے دیکھا جاوے تو مسیحیت عام ہندو مذہب پر کچھ فضیلت نہیں رکھتی۔ ہندو بُت پرستی کو مانتے ہیں۔ مسیحیت اس سے بری ہی لیکن اس میں بھی بعض واہیات باتیں ہیں۔ بالفرض اگر عیسائیت کو عام خیال کے مطابق افضل بھی مانا جاوے تو یہہ فضیلت محض مجلسی حالت کی وجہ سے ہی۔ ہندو کو عیسائیت کی ترغیب دی جاتی ہی۔ تو محض سوشیل یعنے (مجلسی) آسانی کی بنا پر دی جاتی ہی۔ اگر مذہبی بنا پر دیکھا جاوے تو دونوں ایک ہی درجے پر ہیں۔ نہیں۔ بلکہ اصلاح یافتہ ہندو جو خدا کی وحدانیت کو مانتا ہی بہتر ہی۔ مگر اب ہندوؤں نے آریا سماجیوں کے نمونے پر اپنی سوسائٹی کی اصلاح کرنی شروع کر دی ہی۔ مہاشی دیانند کی آمد کے پیشتر عیسائیت اس ملک میں ایک طاقت مانی جاتی تھی۔ اور اُس نے تمام قسم کے لوگوں مثلاً ہندوؤں جینیوں محمدیوں وغیرہ کی توجہ کو اپنی طرف مایل کیا۔ مگر جب سوامی صاحب نے ویدک دھرم کو بتلانا شروع کیا تب سب لوگ اُس کی طرف متوجہ ہو گئے۔ اور عیسائیوں کی طرف سے یک لخت بند ہو گئے۔ اور اب جو سال میں بہت تھوڑے لوگ عیسائیت کو قبول کرتے ہیں اُن کو پیٹ راج سے منسوب کرنا چاہئے۔ اور جو قحط کے سبب سے ہوتے ہیں وہ کسی شمار میں ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ وہ پیٹ کی خاطر ہوتے ہیں۔

جواب

ہم افسوس کرتے ہیں کہ راقم مضمون بالا نے مشنری صاحبان کی بے شمار مہربانیوں کو اور جان نثار کوششوں کو بالائے طاق رکھکر۔ یعنے جن کی بدولت ہندو صاحبان کو یہہ علمی روشنی کا دن نصیب ہوا اور جن کی کوششوں کا یہہ سوسائٹیوں کی اصلاح ایک پھل ہی۔ اُن کا ایسا بُرا فوٹو دکھلایا ہی کہ اس ملک کے لوگ بیچارے مشنریوں کی صورت کو بھی (دھوکا دہ) سمجھکر اُن سے دور بھاگیں۔

(۱) ہم پوچھتے ہیں۔ کیا عیسائی مذہب کو ہندو دھرم پر بُت پرستی کے سوا اور کسی بات میں فضیلت نہیں؟ کیا یہہ اخلاقی شریعت میں اعلی درجہ نہیں رکھتا ہی؟ اس میں عدالت کی نسبت لکھا ہی کہ اگر لوگوں میں کسی طرح کا جھگڑا ہو۔ اور وہ عدالت میں آویں۔

تاکہ قاضی ان کا انصاف کرے۔ تو چاہیئے۔ کہ صادق کو بے گناہ ٹھہرائے اور شریر کو گنہگار (استثنا ۲۵ باب ۱- آیت۔ اِس کے مقابلے میں ہندو دھرم میں اِس طرح ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر کوئی برہمن خون کرے۔ تو اُس کو اُس کے قصاص میں نہ مارا جاوے۔ بلکہ صرف اُس کو جلاوطن کیا جاوے۔ دیکھو منوسمرتی وغیرہ۔

(۲) پھر عیسائی مذہب سکھلاتا ہی۔ کہ اپنے دشمنوں کو پیار کرو۔ اور جو تم پر لعنت کریں۔ اُن کے لئے برکت چاہو۔ اِس کے مقابلہ میں ہم ہندو دھرم میں دیکھتے ہیں کہ دشمنوں کو پیار کرنا تو درکنار رہا۔ اپنے ہم جنس بھائیوں کو بھی جن کا صرف قصور یہہ ہی۔ کہ وہ نیچ ذات میں پیدا ہوئے کتے سے بدتر سلوک کیا جاتا ہی۔ مثلاً اگر کسی ہندو صاحب کا پالتو کتا ہو اور وہ بیمار پڑ جاوے اور اُس کو مدد کی ضرورت ہو تو مالک اُس کو ہاتھ لگانے میں کچھ دریغ نہ کریگا۔ اگر کوئی چمار اگرچہ وہ گھاس وغیرہ لانے کا گھر کا ہی ملازم ہو۔ وہ قریب المرگ ہو جاوے جس حالت میں اس کو بیمار داری کی ازحد ضرورت ہی۔ تو اُس کو کبھی ہاتھ نہیں لگایا جاویگا۔

(۳) عیسائی مذہب سے تعلیم ملتی ہی۔ کہ ہر ایک آدمی ہر حالت میں خواہ کیسا ہی نقصان ہو سچ بولے اس کے برخلاف ہندوؤں کے مذہب میں ازروئے شاستر بعض حالتوں میں جھوٹ اور جھوٹی گواہی کو جائز رکھا گیا ہی۔ دیکھو منو کا آٹھواں باب اشلوک ۱۰۴

(۴) عیسائی مذہب سکھلاتا ہی۔ اگر کوئی شخص شہوت سے کسی عورت پر نگاہ کرے۔ تو وہ حقیقت میں اُس کے ساتھ زنا کر چکا۔ اگر مطلقہ عورت سے کوئی شادی کرے۔ وہ زنا کرتا ہی۔ اس کے مقابلہ میں ہندو ویدک مذہب میں عورت بعض خاص حالتوں میں یکے بعد دیگرے باراں اشخاص سے ایک ایک شب کی بیوی بنسکتی اور علیٰ ہذالقیاس آدمی بھی اسی طرح کرسکتا ہی۔ پنڈت دیانند سرستی نے اِس رسم کو اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں جائز فرمایا ہی۔

(۵) عیسائی مذہب قریب ۱۹۰۰ برس سے جاری ہی۔ یہہ کسی زمانہ میں بھی (سوشل فلسفی) یعنے مجلسی آبو ترقیت کو مقدم رکھکر کبھی پیش نہیں کیا گیا۔ بلکہ خاص اُس کی الہی خوبیوں اور صداقتوں کو آگے رکھکر اُس کی منادی کی جاتی رہی ہی۔ ہم پوچھتے ہیں جب مسیح کے شاگردوں نے اپنے خداوند کے جی اُٹھنے اور آسمان پر چلے جانے کے بعد شہر یروشلم میں عیسائی مذہب کو یہودی قوم کے عالموں اور فاضلوں کے آگے پیش کیا۔ تو اُس وقت اِن غریب اور اُمی مچھووں کی سوشل حالت ایسی شائستہ قوم کے آگے کیا وقار رکھتی تھی۔ کیا اُن کی حالت اُن کے سامنے جائے تمسخر نہ تھی۔ لیکن اِن اَن پڑھ مچھووں نے عالم بالا سے طاقت پاکر عیسائیت کو ایسی روح کی معموری سے اُس کی اصلی صداقتوں کو آگے رکھکر پیش کیا کہ اُن کے سامنے عالم اور فاضل شرمندہ ہوگئے۔ یہانتک اِن اَن پڑھ مچھووں نے اِس ملک کے مذاہب کے تختہ کو اُلٹ دیا جس سے اُن کے مخالفوں نے اُن سے تنگ آکر اُن کو دنیا کے اُلٹ دینے والے قرار دیا۔

(۶) پھر پولوس رسول جو اپنے زمانہ میں بادشاہوں تک مانا ہوا فاضل شخص تھا۔ جب یونان کو گیا۔ تو اُس وقت اِس ملک میں لوگ فصاحت اور بلاغت کی بڑی قدر کرتے تھے۔ اگر وہ اپنی فصاحت اور بلاغت کو کام میں لاتا۔ تو شاید لوگ اُس کی بڑی عزت کرتے۔ لیکن اس نے اس کو ہیچ سمجھکر صرف مسیح کی صلیب کو پیش کیا۔ جیسا کہ پہلے قرنتیوں کے ۲ باب ۱- آیت۔ سے معلوم ہوتا ہی۔ ای بھائیو جب میں خدا کی گواہی کی خبر دیتا ہوا تمہارے پاس آیا۔ تب کلام کی فصاحت وحکمت کے ساتھ نہیں آیا۔ کیونکہ میں نے یہہ ٹھانا کہ یسوع مسیح اور اُس کے مصلوب ہونے کے سوا اور کچھ تمہارے درمیان نہ جانوں۔

(۷) ہم نہیں جانتے ہمارے ہندو بھائیوں کے دلوں پر کیوں اب غلط خیال جم گیا ہی کہ وہ بار بار اِس بات کو جتلاتے ہیں کہ جب سے پنڈت دیانند نے ویدک دھرم کا اُپدیش دینا اور عیسائی مذہب کا کھنڈن شروع کیا مسیحیت کی ترقی بند ہوگئی۔ نہیں صاحب یہہ ایک خیال (؟) ہی۔ اب لوگوں کے کم عیسائی ہونے کی وجہ یہہ ہی کہ مشنری صاحبان کی متواتر کوششوں اور اُن کے اِس ملک کے مذاہب پر حملوں نے اِس ملک کے لوگوں کو جگا دیا ہی۔ اب وے گھبراہٹ میں پڑے ہوئے ہیں وے اپنے مذاہب میں سچائی کو ڈھونڈتے ہیں پر نہیں پاتے پنڈت دیانند سے تو کہیں بڑھکر ڈاکٹر وزیر خاں اور اور مولوی رحمت اللہ وغیرہ نے مسیحیت کا مقابلہ کیا۔ اور جنہوں نے تردیدی کتابیں لکھنے کے لئے ولایت سے ملحدوں کی کتابیں مدد کے لئے منگوائیں۔ مگر تاہم کچھ نہ کر سکے۔ ورنہ پنڈت صاحب نے تو تردید کرتے وقت نہ تو کسی سامان کو مہیا کیا نہ کچھ پہلے اس کی نسبت انکی معلومات تھیں۔ جو کچھ دل میں آیا اناپ شناپ لکھدیا۔ ہم تو اکثر دیکھتے ہیں کہ اب بھی بہتیرے متلاشی مشنری صاحبان کے پاس آتے ہیں۔ چونکہ اب یہہ لوگ اِس ملک کے حالات سے واقف ہوگئے ہیں۔ جب اُن کو یہہ جواب دیتے ہیں کہ کچھ عرصہ رہ کر تعلیم پاؤ اور بخوبی جانچ پڑتال کے بعد تم کو اصطباغ دیا جائیگا تو وہ دیر تک رہنے کو پسند نہیں کرتے۔

(۸) ہم نے تو کبھی نہیں سُنا کہ کسی مشنری صاحب نے روپیہ کا لالچ دیکر کسی کو عیسائی کیا ہو۔ یہہ محض افترا

الزام ہی۔ باقی رہا غریب بھائی کی مدد کرنا سو تمام مذاہب کے لوگ ہی کرتے ہیں مگر مشنری صاحبان سب سے بڑھکر خدا ترسی کو دکھلاکر سب کی مدد کرتے ہیں کہ کسی طرح کا تعصب ان میں نہیں۔ جہاں جہاں مشن سکول ہیں اگر ہم عیسائی ملازم ہیں تو ۲۰ ہندو مسلمان ہونگے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی عیسائی اُستاد ہندو یا محمدی سکول میں جاوے تو کیا وہ اُس کو ملازم رکھ لیں گے نہیں ہرگز نہیں خواہ جگہہ ہی خالی رہے اُنکو کبھی نہیں رکھا جاویگا۔

(۹) اگر بیچارے برہما ہندو نے سنیاسی لباس کو پہنکر فقیرانہ زندگی بسر کرنی شروع کی ہی تو اُس نے اپنی خود انکاری دکھلائی ہی جس سے وہ خداوند مسیح کا جلال ظاہر کرے۔ لیکن اس ملک میں تو سینکڑوں سادھو بلکہ ہزاروں ہندو سنیاسی بیراگی واُداسی اور اور مختلف ناموں سے مشہور موجود ہیں۔ جن سے بقول پنڈت راماں بائی البعض شرمناک حرکات ظہور میں آتی ہیں ہم نے تو کبھی نہیں دیکھا کہ کسی ہندو صاحب نے اپنی حب الوطنی کو کام میں لاکر ایسے ہی زور سے اُن کی شرارت سے آگاہ کرنے کے لیے کوئی آرٹیکل لکھا ہو۔

راقم

یکے از ناظرین

اہل ہنود اور اہل اسلام بائبل سے ڈرتے ہیں

مگر نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتوں کو قبول نہیں کرتا کہ وے اُس کے آگے بیوقوفیاں ہیں اور نہ وہ انہیں جان سکتا ہی کیونکہ وہ روحانی طور سے بوجھی جاتی ہیں۔ ۱۔ قرنتیوں ۲: ۱۴۔

کتاب مقدس کے منجانب اللہ ہونے کا یہہ ایک بڑا ثبوت ہی کہ نفسانی آدمی اُس کو قبول کرنا نہیں چاہتا اور تا مقدور اُس کو اپنے سے دور رکھتا اور اُس سے بچتا ہی۔ یہی سبب ہی کہ ہندو محمدی۔ یہودی اور پارسی اور آریہ لوگ بائبل سے ڈرتے ہیں۔ اگر کوئی ہندو بائبل کو پڑھتا ہو تو اُس کے دوست اُسے اُس کے ہاتھ سے چھین لیتے ہیں۔ بائبل کی کوئی جلد اگر انعام کے طور پر بھی دی جائے تو لوگ مشکل سے اُس کو قبول کرتے ہیں۔ یورپ کے لوگوں کا ایسا حال نہیں ہی۔ وہ اور لوگوں کی دینی کتابوں سے نہیں ڈرتے۔ وید۔ پران۔ قرآن اکثر انکی الماریوں یا میزوں پر رکھی رہتی ہیں پر کوئی مسیحی اعتراض نہیں کرتا۔ ہم نے کبھی نہیں سُنا کہ کوئی مسیحی اُن کتابوں کو اور مسیحیوں کے سامنے پڑھنے سے ڈرتا یا شرماتا ہو بلکہ ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ جو مسیحی قرآن۔ پران۔ یا وید سے اچھی طرح سے واقف ہو جاتا ہی اور مسیحی اُس کی قابلیت سے خوش ہوتے اور تعریف کرتے ہیں۔

کیا سبب ہی کہ ہمارے ہندو دوست بائبل کے پڑھنے سے اِس قدر ڈرتے ہیں؟ کیا سبب ہی کہ جب کوئی اُسے پڑھتا بھی ہی تو چھپ کے پڑھتا ہی؟ کیوں وہ کتاب اُن کے ہاتھ سے چھین لی جاتی ہی؟ کیا یہہ سبب ہی کہ اُس میں لوگوں کے لیے بُری تعلیم ہی؟ کیا یہہ سبب ہی کہ وہ آدمیوں کو بدی کرنے کی تحریک دیتی ہی؟ نہیں۔ یہہ سبب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہی لوگ جو بائبل کو پڑھنا چاہتے ہر قسم کی دنیوی و نفسانی کتابوں کو شوق سے پڑھتے اور ایسی کتابوں کی تلاش میں رہتے ہیں جن سے اُن کے نفسانی دل کو خوشی ملے۔ پھر کیا سبب ہی کہ بجز مسیحیوں کے ہر ملک اور قوم کے لوگ بائبل کے پڑھنے سے ڈرتے ہیں؟ سبب یہہ ہی کہ "وہ سچی کتاب ہی" وہ خدا کا کلام ہی جو شخص بائبل کو پڑھیگا کچھ نہ کچھ اثر اُس کے دل پر ہوگا۔ یا تو وہ راستی کی طرف کھینچا جائیگا یا ضمیر جگایا جاکر بے چین ہو جائیگا۔ وہ لوگ جو گناہ میں رہتے اور گناہ کو پسند کرتے ہیں خدا کی آواز سُننا نہیں چاہتے کیونکہ اُن کے دل میں بے چینی پیدا ہوتی ہی۔ یہہ اُن کی برداشت سے باہر ہی کہ گناہ میں رہ کر ایسی کتاب کو پڑھیں جو گناہ کی تلخی کو ظاہر کرتی اور گنہگاروں کی سزا کا بیان کرتی ہی۔ بائبل سے خوف کھانے کا یہی سبب ہی۔ پھر وہ لوگ جو گناہ کو پسند کرتے ہیں وہ اِس بات کے روادار نہیں ہیں کہ اُن کے اقربا اور ہمسائے اُن سے بہتر بن جائیں۔ اِس لئے مقدور بھر وہ کوشش کرتے ہیں کہ بائبل کی تعلیم کا اثر اُن کے دلوں پر نہ ہونے پائے اِس لیے وہ اُن کو ستاتے اور ہر طرح کا رنج پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔

یہہ ساری باتیں اِس بات کے ثبوت میں ہیں کہ بائبل آسمانی کتاب ہی۔ یہہ ساری باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ بائبل اور کتابوں کی مانند نہیں ہی بلکہ وہ ایک تاثیر بخش کتاب ہی اور جو اُسے پڑھتے ہیں اُن پر اُس کا پورا اثر ہوتا ہی۔ اُسے پڑھنے سے یا تو آدمی نیکی و راستی کی طرف کھنچتا ہی اور نیک بن جاتا ہی اور یا اُس کے دل میں اُس کتاب کے لیے اُس کی بدیوں کے باعث نفرت پیدا ہوتی ہی۔ اُس کا دل سخت ہو جاتا ہی۔ وہ اُس کی سچائی کو قبول کرنا نہیں چاہتا اور اُسے اپنے سے دُور کرتا ہی۔

ہمیں اُمید ہی کہ ہمارے ہندو دوست جن کی نظر اِس مضمون پر پڑے ہماری گفتگو کی صداقت پر

لحاظ کریں گے اور بائبل کا مطالعہ کر کے اُس سے روحانی فایدہ اُٹھائیں گے ؛

راقم

رامانند انود

شک

ماخوذ از مضامین بیکن

خیالات میں شکوک ایسے ہیں جیسے کہ پرندوں میں چمگیدڑ ہیں جو ہمیشہ شفق کی دُھندلی روشنی میں اُڑتے ہیں۔ فی الواقع اُن کا رفع کرنا یا اقل درجہ قابو میں رکھنا ضرور ہے۔ اُن سے دل پر تاریکی چھا جاتی ہے۔ دوست ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں۔ کاروبار میں ہرج ہوتا ہے کہ وہ بلا مزاحمت برابر نہیں چل سکتا۔ وہ بادشاہوں کو ظلم پر اور خاوندوں کو بدگمانی پر اور داناؤں کو بے ہمتی و افسردگی پر مائل کرتے ہیں۔ وہ دل کے نقص نہیں بلکہ دماغ کے نقص ہیں کیونکہ وہ نہایت قوی دل شخصوں میں بھی گھر کر لیتے ہیں جیسے کہ ہنری ہفتم شاہ انگلستان کی مثال ہے۔ وہ غایت درجہ کا شکی مزاج اور غایت درجہ کا مضبوط دل تھا۔ ایسی طبیعت میں اُن سے نقصان کم پہنچتا ہے کیونکہ وہ عموماً یوں ہی قبول نہیں کرتے جاتے بلکہ سوچ سمجھکر قبول کئے جاتے ہیں۔ جس قدر انسان کو اصل حالات کا علم کم ہوتا ہے اُسی قدر زیادہ شک پیدا ہوتا ہے۔ اِس کا علاج یہہ ہے کہ معلومات بڑھائے جائیں۔ یہہ نہیں کہ شکوک کو دبایا جاوے۔ تم کیا چاہتے ہو۔ کیا یہہ خیال کرتے ہو کہ جن کو تم کام پر لگاتے ہو اور جنسے تمکو معاملہ پڑتا ہے وہ ولی ہیں؟ کیا تم یہہ خیال نہیں کرتے کہ وہ اپنی اغراض بھی رکھتے ہیں اور اُنکو اوروں کی نسبت اپنی ذات سے زیادہ اخلاص ہے۔ شکوک کے اعتدال میں رکھنے کا اِس سے بہتر کوئی طریق نہیں کہ اِدھر تو اُنکا صحیح ہونا ممکن سمجھا جائے اور اُدھر اُنکو غلط جانکر قابو میں رکھا جائے کیونکہ انسان کو شکوک سے وہیں تک کام لینا چاہئے جہاں تک کہ اِس بات کی پیش بندی مقتضی ہو کہ اُنکے صحیح نکلنے کی صورت میں اُسے نقصان نہ پہنچے۔ جو شکوک انسان کا دل خود تیور تا ہے۔ وہ محض مکھیوں کی بھن بھناہٹ ہیں مگر جو شکوک حکمت عملی سے اُبھارے جاتے ہیں اور کہانیوں اور سرگوشیوں سے دماغ میں ڈالے جاتے ہیں وہ نیش کا حکم رکھتے ہیں۔ فی الواقع شکوک کے گھنے جنگل میں راستہ صاف کرنیکا عمدہ طریق یہہ ہے کہ جس شخص پر شک ہو اُس پر اُنہیں کھلے طور پر ظاہر کیا جائے۔ اِس سے اُن کی حقیقت پہلے کی نسبت زیادہ کھل جاتی ہے اور ساتھ ہی وہ شخص زیادہ محتاط ہو جاتا ہے اور آیندہ شک کی وجہ پیدا کرنے سے باز رہتا ہے۔ لیکن یہہ برتاؤ بدطینت شخصوں سے نہیں کرنا چاہئے۔ کیونکہ وہ جب ایکدفعہ یہہ دیکھ لیتے ہیں کہ اُنکی نسبت شک ہے تو کبھی راستی اختیار نہیں کرتے۔ اہل اطالیہ کے ہاں ایک کہاوت ہے۔ کہ شک سے اخلاص رخصت ہوتا ہے۔ لیکن بہتر یہہ ہے کہ وہ اخلاص کو جوش دلا کر خود رخصت ہو جس شخص کے اخلاص کی نسبت اُسکے دوست یا آقا کو شک پیدا ہوا اُسے اُس شک کی وجہ سے بیوفائی نہیں اختیار کرنی چاہئے۔ بلکہ زیادہ اخلاص دکھانا چاہئے تا کہ شک رفع ہو جائے جو اخلاص شک سے مغلوب ہوتا ہے وہ مشتبہ ہے جسکی نسبت شک ہے وہ اپنی عزت میں نہیں۔

خدا کے کلام کو ہم کیوں پیار کریں؟

سلسلہ کے لئے دیکھو نور افشاں مطبوعہ ۱۹ جنوری ۱۸۹۹ء

(۱) وہ الہامی ہے۔ ۲ تمطاؤس ۳: ۱۶۔ بمقابلہ ۲ پطرس ۱: ۲۱۔
(۲) وہ آدمیوں کا کلام نہیں بلکہ خدا کا کلام ہے۔ ۱ تسلونیقیوں ۲: ۱۳
(۳) اِس لئے کہ خدا سچا ٹھہرے۔ روم ۳: ۳ و ۴۔
(۴) وہ ہماری خوشی اور تسلی کیلئے ضروری و کامل ہے۔
(۵) یہہ ایسا اثر کرتا ہے کہ کوئی اور دینی اور دنیوی کتاب نہیں کرتی
(۶) اسمیں ترقی کا بھید ہے جیسا کہ یورپ و امریکہ سے ظاہر ہے
(۷) اِسی میں ہماری زندگی کا اعلیٰ معراج دکھلایا جاتا ہے۔
(۸) وہ ہمارا رہبر نگہبان ہو کر ہم سے باتیں کرتا ہے۔ امثال ۶: ۲۲۔
(۹) روح القدس کا انعام اِس میں ہے۔
(۱۰) کلام اللہ سے تقدیس ہوتی ہے۔
(۱۱) زندہ اور موثر ہے۔ عبر ۴: ۱۲۔
(۱۲) وہ ہماری زندگی ہے۔ متی ۴: ۴۔
(۱۳) اقبالمند اور خورسند کرتا ہے (۱۴) نجات کا راستہ بتلاتا ہے۔
(۱۵) انسان کی اصلی نمونہ اسمیں ہے۔
(۱۶) اسمیں سچی حقیقتیں ہیں (۱۷) اسمیں گنہگاروں کیلئے بلاہٹ ہے۔
(۱۸) اسمیں بتلایا گیا کہ انسان کسطرح سے اپنی گری ہوئی حالت سے اُٹھ کھڑا ہو سکتا ہے اور اپنی زندگی اعلیٰ زندگی بنا سکتا ہے۔
(۱۹) اسمیں ایک روحانی بادشاہت کا ذکر ہے کہ جس کا نشوونما ہمارے خداوند یسوع مسیح یعنی کلام مجسم کے وسیلے ظہور میں آیا۔
(۲۰) اسمیں خدا کی عجیب محبت کا بیان اسطرح ہے کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تا کہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے یوحنا ۳: ۱۶ آیت
(۲۱) وہ نیک و بد و خدا پرست و بت پرست کی اصلی زندگی کا کا پورا پورا نقشہ بغیر رو رعایت بتلاتا ہے
(۲۲) وہ غمگین دلوں کا دلاسہ دینیوالا اور خوش زندگی رکھنیکا سچا ہمدرد ہے
(۲۳) خدا اور انسان کا رشتہ اسمیں بتلایا گیا ہے۔
(۲۴) وہ بتلاتا ہے کہ خدا کی تعظیم و فرمانبرداری واجب ہے۔
(۲۵) اسمیں نئی پیدایش حاصل کرنیکا راستہ بتلایا گیا ہے ؛

مضامین مفید المبتدین

تیسرا نقطہ مسیح کے جی اُٹھنے پر گواہی اور گواہی پر گواہی

(۱) صرف ایماندار گواہی دیتے ہیں کہ عیسائی تعلیم کے کونے کا سرا مسیح کا جی اُٹھنا ہے۔

(۲) لیکن اگر اس پر یقین نہ ہو تو ہمارا ایمان عبث اور ہماری منادی بیفایدہ ہے۔

(۳) مسیح کے جی اُٹھنے کی حالت میں کسی دنیاوی آدمی نے اُس کو نہیں دیکھا۔ اور وہ گواہ جنہوں نے مسیح کو دیکھا خدا سے مقرر کئے گئے تھے (اعمال ۱۰ باب ۳۹ آیت سے ۴۱ تک)

گواہوں میں دو مندرجہ ذیل باتیں ہونی ضرور ہیں تاکہ اُن کی گواہیوں کی تصدیق ہووے

اول۔۔۔ گواہی چشم دید ہو۔ دوم۔۔۔۔ گواہ کا چال چلن درست ہو۔

(اول پولوس کی گواہی)

(۱) (اول پولوس کی گواہی) ۱ قرنتیوں کے تمام خط میں پائی جاتی ہے۔ پولوس کا پہلا خط قرنتیوں کو اناجیل بلکہ مکاشفات کی کتاب کے پیشتر لکھا گیا۔

(۲) پولوس کی چشم دید گواہی تھی۔ پولوس نے زندہ مسیح کو دیکھا (گلتیوں ۱ باب ۱ آیت سے ۴ تک) (اعمال ۹ باب ۱ آیت سے ۲۰ تک) (اعمال ۲۲ باب ۱ آیت سے ۱۶ تک) (اعمال ۲۶ باب ۲۳ آیت سے ۲۶ تک)

اِن آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ پولوس سب طرح سے چشم دید اور برحق گواہ بن سکتا ہے۔ بغیر مسیح کے جی اُٹھنے کے پولوس کی تبدیلی نہیں ہوتی۔

(۳) پولوس چشم دید گواہ تھا۔ (۱۔ قرنتیوں ۹ باب ۱ آیت)۔ (۱۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۸ آیت) سب کے پیچھے مجھے دکھائی دیا۔

(۴) علاوہ اِس کے پولوس کا عیسائی ہونا۔ بلکہ روحانی زندگی کا کانفا بھی مسیح کے جی اُٹھنے پر موقوف ہے۔ اور مسیح عیسائی تعلیم کے کونے کا سرا ہے (رومیوں ۴ باب ۴ آیت سے ۶ تک) مسیح کے ساتھ گاڑے اور اُٹھائے گئے۔

(۵) نیز پولوس سب گواہوں کا نام صفائی سے لیتا۔ (۱۔ قرنتیوں ۱۵ باب ۴ و ۸ آیتیں) کیفاس کو۔ بارہ رسولوں کو۔ پانچ سو کو۔ اور پھر پولوس کو۔

(۶) عبرانیوں کو کل خط پولوس کی اس بات کی گواہی ہے کہ مسیح جی اُٹھا ہے۔ خاصکر (عبرانیوں ۱۳ باب ۲۰ آیت دیکھو)۔

(دوم پطرس کی گواہی)

مسیح کی موت کے پیشتر پطرس تین برس دن رات اس کے ساتھ رہا۔ لیکن آخر کو ایک لونڈی کے ڈر کے مارے کہتا ہے کہ میں اس کو نہیں جانتا۔ پر جب خداوند مسیح جی اُٹھکے دو تین دفعہ پطرس پر ظاہر ہوا۔ تو اُس وقت پطرس کو کبھی جرأت نہ ہوئی تھی کہ کہے کہ میں اُس کو یا اُس شخص کو نہیں جانتا (اعمال ۱ باب ۲۲ آیت)

(۱) پطرس کے سامنے مسیح اُوپر اُٹھایا گیا (اعمال ۱ باب ۲ آیت)

(۲) خدا نے مسیح کو اُٹھایا (اعمال ۲ باب ۲۴ آیت) ممکن نہ تھا کہ مسیح مردہ رہے۔ اِس لئے کہ مسیح کی پیدائش عجیب طرح کی تھی۔ مسیح کی زندگی بھی عجیب طرح کی تھی اور مسیح کی موت بھی عجیب طرح کی تھی۔ پطرس نے معلوم کیا کہ مسیح کا جی اُٹھنا بے نظیر اور بے مثال ہے۔

(۳) پطرس نوشتوں کو دکھلا کر ثابت کرتا ہے کہ مسیح کا جی اُٹھنا ضروری تھا (اعمال ۲ باب ۲۹ سے ۳۰ آیت تک)

(۴) داؤد بادشاہ بھی مسیح کے جی اُٹھنے پر بھروسہ رکھتا تھا کہ میں بھی جی اُٹھونگا۔ پطرس بیدھڑک بولتا تھا۔ جو پہلے ڈرپوک تھا (اعمال ۲: ۳۱)

(۵) پطرس کہتا ہے کہ ہم سب اِس بات کے گواہ ہیں (اعمال ۲ باب ۳۲ آیت) اول خدا نے اُس کو جلال دیا۔ دویم مسیح زندگی کا مالک ہے۔ (اعمال ۲ باب ۳۴ سے ۳۶ آیت تک) سویم خدا نے مسیح کو اُٹھایا (اعمال ۴ باب ۱ آیت) چہارم خدا نے تیسرے دن اُٹھایا (اعمال ۱۰ باب ۴۰ آیت) پنجم خدا نے مسیح کو ظاہر ہونے دیا۔ اور پطرس نے کہا کہ خدا نے مجھے گواہ ٹھہرایا۔ ششم پطرس نے کہا کہ مسیح نے جی اُٹھکے ہمارے ساتھ کھایا اور پیا۔ ہفتم پطرس نے کہا کہ زندہ مسیح نے مجھے گواہی کے لئے مقرر کیا۔ ہشتم (۱ پطرس ۱ باب ۳ و ۴ آیتیں) خدا نے اپنی بڑی رحمت سے یسوع مسیح کے مُردوں میں سے اُٹھنے کے باعث زندہ امید کے لئے سر نو پیدا کیا۔ خدا نے مسیح کو جلایا۔ بلکہ جلال بخشا۔ نہم۔ (۱ پطرس ۳ باب ۱۸ آیت) مسیح روح میں زندہ کیا گیا۔ دہم (۱ پطرس ۳ باب ۲۱ آیت) مسیح کے ساتھ ہم زندہ ہیں۔

باقی آیندہ

❖ ❖ ❖

❖ ❖

❖

واقعات اور رائیں

سنٹرل ہندو کالج بنارس- ہندوستان کے مختلف حصوں میں مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کی کوشش سے اِس کالج کے لئے بہت سا روپیہ اکٹھا ہو رہا ہے- امید کی جاتی ہے کہ بہت جلد یہہ کالج جاری کیا جاویگا- اِس کالج کا مقصد یہہ ہے کہ مغربی علوم کی تعلیم کے ساتھ ہندوؤں کو مذہبی تعلیم بھی دی جاوے- ہم اِس کالج کے لئے ہندوؤں کے شوق اور فیاضی کا حال پڑھکر بہت خوش ہوتے ہیں- ہمارا یقین ہے کہ یہہ کالج جیسا مسز اینی بیسنٹ صاحبہ کہتی ہیں مشنری کام کو نیست و نابود کرنے والا نہیں بلکہ مشنری کام اور انجیل کی ترقی کا مددگار ہوگا کیونکہ جب ہندو اپنے اصلی مذہب سے بخوبی واقف ہو جاویں گے تو آسانی کے ساتھ مسیحی مذہب کی فضیلتوں کو دیکھ سکیں گے جو اب اپنے مذہب سے ناواقفیت کے سبب نہیں دیکھ سکتے اور اِس طرح سے جو مسیحی ہونگے وہ صرف نام کے ہی مسیحی نہ ہونگے بلکہ حقیقی مسیحی ہونگے-

دنیا میں سب سے بڑا جہاز- گذرے ہفتے آئرلنڈ میں بن کے تیار ہوا اور اُس کا نام اوشنک رکھا گیا- اِس جہاز کا طول سات سو پانچ فٹ اور عرض اڑسٹھ فٹ ہے اور آٹھ لاکھ من بوجھ لے جا سکیگا- اُس کے انجن کا زور اٹھائیس ہزار گھوڑوں کی طاقت کے مطابق ہے اور اِس بڑے جہاز کی رفتار قریب بائیس میل فی گھنٹہ ہوگی- اِس کا کام چلانے کے لئے چار سو ملاحوں کی ضرورت ہوگی اور علاوہ بوجھ لے جانے کے وہ ایک ہزار پانچ سو مسافر بھی لے جا سکیگا- یہہ بڑا جہاز انگلستان اور امریکہ کے درمیان ہر ہفتے میں ایک مرتبہ آیا جایا کریگا- از کوکب ہند

مسیحیوں کے لئے عمدہ نمونہ- مایکرونیشن مسیحیوں نے شراب کو اپنے لوگوں میں سے بالکل منع کر دیا ہے بلکہ اُس جزیرے میں قاعدہ بنایا گیا ہے کہ کوئی سوداگر کسی دیسی کے ہاتھ کسی قسم کی شراب فروخت نہ کرے اگر کوئی ایسا کریگا تو اُس کو پہلے جرم کے لئے ملامت کی جاویگی اور دوسرے کے لئے سخت جرمانہ ہوگا اور تیسرے کے لئے وہ جزیرے سے باہر نکال دیا جاوے گا مگر اِس سے بڑھکر یہہ ہے وہ کسی شخص کو جو تماکو کو پیتا یا چباتا ہے اپنی کلیسیا کا شریک نہیں کرتے وہ کہتے ہیں کہ تماکو پینا یا چبانا اندرونی بربادی کا ظاہری نشان ہے اور اُن کا قاعدہ ہے کہ وہ جو اپنے اُوپر مسیح کا نام لیتے ہیں اُن کو چاہئے کہ وہ کسی ناپاک چیز کو نہ چھوئیں- نہ چکھیں اور نہ ہاتھ لگاویں اور اِس قاعدے کے برخلاف کوئی اپیل بھی نہیں ہو سکتی ؛

لودیانہ پرسبی ٹری کا اجلاس- لودیانہ کے گرجا گھر میں ۱۵- مارچ ۱۸۹۹ء کو بدھ کے روز شام کے ۳ بجے منعقد ہوگا- امید کی جاتی ہے کہ پرسبی ٹری کے ہندوستانی ممبران اپنے تشریف لانے کے نسبت پہلے سے ہی کلیسیا کے پاسبان کے پاس اطلاع بھیجدیں گے تاکہ اُن کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو ؛

المورا کی ایک ہندوستانی مسیحی لیڈی بنام مس لڈیا پنت نے جو ۱۸۹۵ء کے شروع میں ایڈنبرا کے میڈیکل کالج بنام رایل کالج آف فزیشن میں داخل ہوئیں تھیں بڑی تعریف کے ساتھ ڈپلوما حاصل کر لیا ہے اور عربیا نامی جہاز میں ہندوستان میں واپس آرہی ہیں- اِس جوان لیڈی نے جبکہ آگرہ کے میڈیکل کالج میں تعلیم پاتی تھیں وایسرائے کا چاندی کا تمغہ بھی حاصل کیا تھا- ہم اپنی مسیحی بہن کو اُس کی کامیابی کے لئے مبارکباد دیتے ہیں اور دعا مانگتے ہیں کہ خداوند اُن کو اِس ملک کی عورتوں کی خدمت کرنے اور بہتوں کی جان کو ہلاکت سے بچانے کے لئے استعمال کرے ؛

راجپوتانہ گزٹ کا بیجا حملہ- "راجپوتانہ گزٹ" نے "۱۷ فروری ۱۸۹۹ء کے اخبار میں "سلاطین یورپ کے ہتھ کنڈے" کا عنوان دیکر سلاطین یورپ پر حملہ کیا ہے کہ "جس ملک پر چڑھائی کرتے ہیں پہلے ہی سے بذریعہ اشتہارات مشہور کر دیتے ہیں کہ ہم کو کسی کے ملک چھیننے کی خواہش نہیں ہم تو وہاں مظلوم رعایا کو آزادی دلانیکے لئے جاتے ہیں- ظاہری ڈھنگ تو یہہ ہے مگر باطن میں ہر دم یہی مالا جپی جاتی ہے کہ مسیحی نام جپنا پرایا مال اپنا" "سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے یہی دھن رہتی ہے کہ فلاں ملک بڑا زرخیز ہے اپنے قبضے میں آجائے تو کیا کہنے- ایڈیٹر صاحب اپنے دعوے کے ثبوت میں کہتے ہیں کہ "چنانچہ پچھلے دنوں امریکہ نے اسپین سے اِس بنیاد پر جنگ کی تھی کہ جزائر فلپاین کے مظلوم باشندوں کو اسپین کے ظلم سے آزادی دلائیں- جب حضرت کی وہاں فتح ہو گئی تو خود ہی مالک بن بیٹھے" ہم ایڈیٹر راجپوتانہ گزٹ سے یہہ کہنا چاہتے ہیں کہ آپ کا الزام اور اس کا ثبوت دونوں سچ کے خلاف ہیں- آپ کو چاہئے کہ ۱۵ فروری کے تار کو ملاحظہ کریں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اضلاع متحدہ کی سینٹ نے قرار دیا ہے کہ اُن کا ارادہ فلپاین پر مستقل طور سے حکومت کرنیکا نہیں ہے بلکہ چاہتے ہیں کہ وہاں کے باشندوں کو اپنے آپ حکومت کرنیکے لئے طیار کریں- جناب کے دعوی میں کچھ صداقت پائی جاتی اگر امریکہ کیطرف سے یہہ فیصلہ ہو جاتا کہ وہ حکومت کو ہمیشہ کیلئے اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں مگر برعکس اسکے سینٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم مستقل طور سے حکومت نہیں کرنا چاہتے- اور اب سوائے اسکے آپ

[illegible]

شعر و سخن

غزل طبعزاد شاد

دل نشیں بس جمال ہے تیرا
میرا ہمدم خیال ہے تیرا
تیرے در پر کھڑی رہے عظمت
خوشہ چین اِک جلال ہے تیرا
علم و حکمت ہیں تیرے ابجد خواں
اور طالب کمال ہے تیرا
اور سب کا مثال تو ہی ہے
پر بشر اک مثال ہے تیرا
محو خوبی ہے حسن پر تیرے
اور شیدا جمال ہے تیرا
حکم بھی تیرے در کا بندہ ہے
اور ورد زبان مآل ہے تیرا
ہے صداقت تیری سدا ہمراز
اور حق ہم خیال ہے تیرا
ناتوانی اسیر ہے تیری
اور قیدی زوال ہے تیرا
شاد اصنام کا نہیں شیدا
کافی عیسیٰ وصال ہے تیرا

راقم

دینا ناتھ شاد

لودیانہ

غمگینوں کو تسلی

بہت ہی دیکھی ہیں کتب دینی۔ ولیک ہم نے نہ ایک دیکھی
کہ جس نے ہم کو ہو دی تسلی۔ کہ جو مقدس کتاب میں ہے
میں فکر کرتا تھا کیا کرونگا۔ میں کیونکر اسکو جواب دونگا
کہ جس نے مجھ کو ہے مال سونپا۔ کہ نادرستی حساب میں ہے
مسیحا بولا تو کر بھروسہ۔ کہ تیرا ضامن میں خود ہوا تھا
جو اُس کی دہنی طرف ہوں بیٹھا۔ تو مفت بیچ اور تاب میں ہے
تھا مجھ کو جب یہہ خیال آتا۔ کہ اپنے خالق سے کیا کہونگا
کہ کون ہوں میں کہاں سے آیا۔ یہہ کام تیری جناب میں ہے
مسیحا بولا۔ تو رکھ بھروسہ۔ ولیک میرے تو پیچھے آ جا
کہ میں نے ایزد سے کہہ دیا تھا۔ یہہ زندگی کی کتاب میں ہے
تھا میں ہوا اور بھی اٹھا ہوں۔ جو ابتدا تھا اور انتہا ہوں
میں ابن حق تیرا رہنما ہوں۔ کیوں شوق ششدر جواب میں ہے

راقم

جنوعہ۔ شوق از لودیانہ

التماس ضروری

ناظرین اخبار نورافشاں میں سے کوئی صاحب تاریخی نام ۱۸۹۷ء کا لڑکی کے لئے۔ اور ۱۸۹۹ء کا لڑکے کے لئے بحساب ابجد نکالکر بذریعہ اخبار مشکور فرماویں۔ اگر دیسی اور انگریزی نام ملے ہوئے ہوں تو کچھ مضایقہ نہیں۔

خواہشمند

بی۔ اے۔ شرف۔ از بھیرہ

لودیانہ

پیدایش ۲۷ مسلمان۔ ۱۲ ہندو } از ابتداء ۱۹ تا ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء
اموات ۱۴ مسلمان۔ ۵ ہندو }

اطلاع

امریکن یونائیٹڈ پریسبیٹرین سنڈ پنجاب کا سالانہ اجلاس ۲۸ مارچ ۱۸۹۹ء کو بمقام سیالکوٹ شہر کے گرجا گھر میں ہوگا۔ کارروائی ۱۰ بجے صبح کے شروع ہوگی۔

المشتہر۔ اے۔ حق۔ کلرک اوف سنڈ پنجاب

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پُرانے لوہے کی ریلیں

لمبائی۔ چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر۔ این۔ ڈبلو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو۔

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ ... عہ/۱
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ ... عگ/۱
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ ... عگ/۱
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ ... ۲/
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک فی کاپی معہ ضمیمہ ... ۲/
بغیر ضمیمہ ... عگ/۱
قیمت تین کاپی یا اُس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی ... عگ/۱
بغیر ضمیمہ ... عہ/۱
طالبعلمونکے لئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ ... عگ/۱
بغیر ضمیمہ ... ۲/

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب۔ ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم وائیلی۔ کے اہتمام سے چھپا